39799 ـ عورتوں اور مردوں كے مخلوط كيفے كا مالك بننا

سوال

ايك شخص اچھی قسم كے كيفے كا مالك ہے، جہاں مرد و عورت مختلط داخل ہوتے ہيں، كيفے كا مالك اس اختلاط كی بنا پر سكون اور راحت محسوس نہيں كرتا، كہ مبادا كيفے كی كمائی حرام يا شرعا ممنوعہ شبہات ميں شامل نہ ہوتی ہو، باوجود اس كے كہ كيفے ميں مالك نے ملازموں كو حرام اشياء فروخت كرنے سے منع كر ركھا ہے، جن ميں سگرٹ بھی شامل ہيں، اور وہاں آنے والوں پر اسلامی آداب كے منافی اور مخل ہونے والے كام بھی ممنوع كر ركھے ہيں.

ہم چاہتے ہيں كہ اگر ممكن ہو سكے تو آپ ہمارے ليے اس راستے كو قرآنی آيات اور احاديث نبويہ كے ساتھ روشن كريں تا كہ نفس پاكيزہ ہو، اور دل بھی اطمنان حاصل كرے، اور ہم معصيت و گناہ ميں پڑنے سے بچ سكيں، اور جب اپنے رب سے مليں تو وہ ہم سے راضی ہو، ہماری گزارش ہے كہ جواب تفصيلی ہو. ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

كيفے كے مالك نے اپنے اس كيفے ميں حرام اشياء كی فروخت منع كر كے ايك اچھا اور بہتر قدم اٹھايا ہے، جس ميں سگرٹ كی فروخت بھی شامل ہے، اور اسی طرح اس نے اسلامی آداب كے منافی اور اس ميں مخل ہونے والے كام بھی منع كر ركھے ہيں، اللہ تعالی اسے جزائے خير عطا فرمائے.

ليكن اس كے ليے ايك چيز كرنا باقی ہے كہ وہ مرد و عورت كا اختلاط بھی روك دے؛ كيونكہ اس ميں شر و فساد اور فتنہ و خرابياں پائی جاتی ہيں، اور پھر قرآن و حديث تو اختلاط كی حرمت پر دلالت كرتے ہيں، جن ميں سے چند ايك دلائل ذيل ميں پيش خدمت ہيں:

اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور جب تم ان (نبی صلی اللہ عليہ وسلم كی بيويوں) سے كوئی چيز مانگو تو پردے كے پيچھے سے طلب كرو، تمہارے اور ان كے دلوں كے ليے كامل پاكيزگی يہی ہے الاحزاب (53).

ابن كثير رحمہ اللہ تعالی اس آيت كی تفسير ميں كہتے ہيں:

(يعنی جس طرح ميں نے تمہيں ان كے پاس داخل ہونے سے منع كيا ہے، اسی طرح تم بالكل ان كی طرف ديكھو بھی

نہ، اور اگر تم میں سے کسی ایك کو کوئی ضرورت اور حاجت ہو جو ان سے لینا چاہیے تو وہ ان کی طرف نہ دیکھے، اور اپنی ضرورت کی چیز پردے کے پیچھے سے طلب کرے).

اور قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(اس آیت میں دلیل ہے کہ اللہ تعالی نے ان سے پردے کے پیچھے سے سوال کرنے کی اجازت دی ہے، کہ اگر کوئی ضرورت پیش آجائے یا کوئی مسئلہ پیش آجائے جس میں ان سے فتوی لینا ہو تو پردے کے پیچھے سے پوچھا جاسکتا ہے.

اور اس میں بالمعنی سب عورتیں داخل ہیں، اور اس لیے کہ شرعی اصول ہے کہ عورت ساری کی ساری پردہ ہے).

اور ایك دوسرے مقام پر فرمان باری تعالی ہے:

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے میں بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ اور کجی ہو وہ کوئی برا خیال کرے اور ہاں قاعدے کے مطابق اچھی اور بہتر بات کروـ¬ الاحزاب (32).

لھذا جب کلام میں نرمی اختیار کرنے سے روك دیا گیا تا کہ جس کے دل میں بیماری ہے وہ کوئی اور خیال نہ کرنے لگے، تو پھر مردوں کا بے پرد اور مائل کرنے اور مائل ہونے والی عورتوں کے ساتھ بیٹھنا، اور آپس میں تبادلہ خیال اور گپیں ہانکنا کیسا ہے؟ یہ عورت بات کر رہی ہے، اور دوسری ہنسی مذاق، اور تیسری جھك دیکھ رہی ہے، تو اس سے بڑھ کر اور کونسا فتنہ ہوگا؟ اس کےہوتے ہوئے کونسا ایسا دل ہے جو بیماری اور طمع و لالچ سے بچ سکے؟!

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےتو زمین میں اللہ تعالی کو سب سے زیادہ محبوب اور پیاری جگہ مسجدوں میں بھی مرد و عورت کے اختلاط کو منع کرنے کا خیال رکھتے ہوئے مردوں کی صفیں عورتوں کی صفوں سے علیحدہ بنانے کا حکم دیا، اور مردوں کو حکم دیا کہ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے رہیں حتی کہ عورتیں وہاں سے چلی جائیں، اور مساجد میں عورتوں کے لیے علیحدہ دروازہ مخصوص کیا، اس کے دلائل ذیل میں دیے جاتے ہیں:

1 ـ ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ نماز سے سلام پھیرتے تو ان کی سلام مکمل ہوتے ہی عورتیں اٹھ پڑتیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے سے قبل کچھ دیر ٹھرے رہتے، ابن شہاب کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ ـ واللہ اعلم ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ اس لیے بیٹھے رہتے تا کہ مردوں کے جانے سے قبل عورتیں اٹھ کر چلی جائیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (793).

2 ـ اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر ہم یہ دروازہ عورتوں کے لیے چھوڑ دیں"

نافع کہتے ہیں: تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فوت ہونے تك اس دروازے سے داخل نہیں ہوئے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (462) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

3 ـ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مردوں کی سب سے بہتر اور اچھی صفیں پہلی ہیں، اور سب سے بری آخری، اور عورتوں کی سب سے بہتر اور اچھی صفیں آخری اور سب سے بری پہلی صفیں ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (664).

مرد و زن کے اختلاط کی ممانعت میں شریعت کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے، اور یہ کہ مرد عورتوں کی صفوں سے جتنا زیادہ دور ہو یہ افضل ہے، اور عورت مردوں کی صف سے جتنی زیادہ دور ہو وہ اس کے لیے افضل ہے.

جب اس طرح کے اقدامات مسجد میں جو کہ پاکیزہ عبادت کے لیے ہے کیے گئے تو بلا شك مسجد کے علاوہ دوسری جگہوں پر تو بالاولی ہونے ضروری ہیں.

4 ـ ابو اسید انصاری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلتے ہوئے فرما رہے تھے، جب راستے میں مرد اور عورتوں کا اختلاط ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا:

" ایك طرف ہو جاؤ، کیونکہ تمہیں راستے کے وسط میں چلنے کا حق نہیں، تمہیں راستے کے کناروں میں چلنا چاہیے"

تو عورت دیوار کے ساتھ اتنا چمٹ کر چلتی تھی کہ دیوار کے ساتھ لگنے کے بنا پر اس کا لباس دیوار کے ساتھ اٹك جاتا تھا.

سنن ابو داود حدیث نمبر (5272) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے.

آپ مرد و زن کے اختلاط کے خطرات پر کلام کی تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (1200) کا جواب ضرور دیکھیں.

اور جب اختلاط حرام ہے، تو پھر کیفے کا مالك اسے باقی رکھنے اور اس سے منع نہ کرنے، اور ان لوگوں کو اللہ تعالی کی معصیت اور گناہ کرنے کے لیے جگہ فراہم کر کے ان کی معاونت کرنے پر گنہگار ہو گا.

لہذا اس پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی سے ڈرے اور مومنوں کےمابین شر و فساد پھیلانے پر ممد و معاون مت بنے، اور اسے اپنی کمائی پاکیزہ اور اچھی کرنے کی حرص رکھنی چاہیے، کیونکہ: (ہر وہ جسم جو حرام سے بنا ہو اس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے).

جیسا کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" ہر وہ جسم جو حرام سے پلا ہو اس کے آگ زیاد بہتر ہے"

اسے طبرانی اور ابو نعیم نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (4519) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور ترمذی نے کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ:

" بلاشبہ بات یہی ہے کہ کوئی بھی گوشت زیادہ نہیں ہوتا جو حرام پر پلا ہو مگر اس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے"

جامع ترمذی حدیث نمبر (614).

اگر تو آپ اس اختلاط کو روکنے کی استطاعت رکھتے ہيں، تو واجب بھی یہی ہے، یا صرف آپ کیفے کو صرف مردوں کے لیے خاص کردیں، وگرنہ کوئی دوسرا مباح کام تلاش کر لیں، اور جو کوئی بھی کسی چيز کو اللہ تعالی کے لیے ترك کرتا ہے، تو اللہ تعالی اسے اس کے بدلے میں اس سے بھی بہتر اور اچھی چيز مہیا کرتا ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اور پرہیزگاری اختیار کرے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا.

واللہ اعلم .